



## سوال

(898) دعاء اور قنوت نازلہ میں غیر مسنون دعائیں پڑھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قنوت نازلہ کے متعلق ایک استفسار پہلے بھی بھیجا تھا جس کا جواب مل گیا تھا۔ جزاکم اخیراً۔ اب ایک صاحب نے سرے سے اس بات پر معترض ہیں کہ آپ مسنون دعاؤں کے ساتھ غیر ماثور دعائیں نہ کیا کریں۔ مثلاً میں یہ مندرجہ ذیل دعائیں بھی مانگتا ہوں جو میں نے مختلف علماء ہی سے سنی ہیں۔

اللّٰهُمَّ عَلَيكَ بِحُجَّاتِنَا الْمُنَافِقِينَ۔

اللّٰهُمَّ ذَرِّبْهُمْ تَدْمِيرًا۔

اللّٰهُمَّ بَدِّدْهُمْ تَبْدِيدًا۔

اللّٰهُمَّ خُذْهُمْ أَغْرَافَ الْمُقْتَدِرِ۔

اللّٰهُمَّ عَلَيكَ يَا يَهُودُ وَالنُّصُورُ وَالشَّرِكِينَ۔

اللّٰهُمَّ انصُرِ الْمُجَابِدِينَ فِي سَبِيلِكَ فِي كُلِّ مَكَانٍ۔

اللّٰهُمَّ انصُرْهُمْ لَنْصُرَ عَزِيزًا۔

اللّٰهُمَّ فَتَحْ لَهُمْ فَتْحًا مُّبِينًا۔ اللّٰهُمَّ فَتَحْ لَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا۔

اللّٰهُمَّ انجِ اِنْوَانَنَا السَّلِيلِينَ۔

اللّٰهُمَّ اكْفِنَا شُرُورَ اَعْدَانِنَا بِمَا شِئْتَ۔

اور ان کے ساتھ ایک آدھ دعا اور بھی حسب موقع ملا لیتا ہوں۔ اس بارے میں وضاحت فرمادیں۔ کہ ان دعاؤں کی گنجائش ہے یا نہیں؟ معترض مذکور کا کہنا ہے، کہ مسنون دعائیں ہی جامع مانع ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کسی زائد دعا کی حاجت نہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال



و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دعا کے سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ مستقول و ماثور کا اہتمام کیا جائے۔ لیکن ”قنوت نازلہ“ کے بارے میں کچھ وسعت معلوم ہوتی ہے۔ مخصوص کے علاوہ حسب حال، جو بھی دعایہ کلمات اختیار کر لیے جائیں درست ہیں۔ کیونکہ قنوت نازلہ سے مقصود یہ ہوتا ہے، کہ مقہور و مظلوم مسلمانوں کی فقیانی اور درندہ صفت سفاک خونخوار دشمنوں اور ظالموں کی تباہی و بربادی کے لیے دعا کی جائے۔ جس دعا سے یہ مقصد حاصل ہو، ”قنوت نازلہ“ میں پڑھی جاسکتی ہے۔

صاحب ”المرعاة“ فرماتے ہیں:

’واعلم انہ لم یثبت فی الدعاء فی قنوت التارخ عن النبی ﷺ، ولا عن السلف، وان خلف دعاء مخصوص متعین لقنوت الوتر، لانه من المعلوم ان الصحابة كانوا یقننون فی التوازیل ویدأین علی انہم ناکا لولہما فظنون علی قنوت راتب وذلک قال العلماء: انہ ینبغی الدعاء فی ذلک بما یناسب الحال، كما صرح بہ فقہاء الشافعیة، والعلامة الامیر الیمانی فی شرح بلوغ المرام۔ فی آی دعاء وقع۔ کفی۔ وحصل بہ المقصود (۲/۲۲۱، ۲۲۰)‘

بعض اہل علم نے مشہور دعا ”اللهم ابدنی فیمن ہدیت“ کو قنوت نازلہ میں ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن امام نووی رحمہ اللہ نے ”شرح مسلم میں فرمایا ہے:

صحیح بات یہ ہے، کہ مشار الیہ دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ شرط نہیں۔ اصل الفاظ ملاحظہ ہوں:

’والصحیح انہ لا یتعین فیہ دعاء مخصوص، بل یحصل بکل دعاء۔ وفیہ وجہ انہ لا یحصل الا بالدعاء المشہور۔ اللهم ابدنی فیمن ہدیت الی آخرہ۔ والصحیح ان ہذا مستحب، لا شرط (۱۷۶/۵)‘

اور ”سبل السلام“ میں الفاظ یوں ہیں:

’ومن ہنا قال بعض العلماء: یسُنُّ القنوت فی التوازیل، فیدعو بما یناسب الحدیث۔ (۱۸۵/۱)‘

یعنی ”اسی بناء پر بعض علماء نے کہا ہے، کہ حوادث میں دعائے قنوت کرنا مسنون ہے۔ انسان حادثہ کے مناسب دعا کرے۔“

اور صحیح مسلم (۱۷۸/۵) میں ہے:

’ویدعو للمؤمنین، ویلقن الکفار (صحیح مسلم، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات اذا نزلت بالمسلمین نازلہ، رقم: ۶۷۶)، (صحیح البخاری، باب فضل اللهم ربنا کاک الحج، رقم: ۷۹۷)‘

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں قنوت نازلہ میں مومنوں کے لیے دعا کرتے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔ ”دیگر عموماً کے علاوہ روایت ہذا کا اطلاق بھی اس امر کا مؤید ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی



## کتاب الصلوة: صفحہ: 751

محدث فتویٰ